مسٹر بلنٹ کی رای موید تجویز اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۶

(بقیہ عبارات صفحہ ۱۴۹-کتاب مسٹر بلنٹ فیوچر اف اسلام)

اور معین پولیٹیکل نظم و نسق اور ایک خاص اور معین وسعت جغرافیائی اوسکے وجود کی شرط مین داخل ہین اور علاوہ برین محمدیت ایک ایسی قوت ہی جو بلا یکسو ہونیکے نہین رہ سکتی۔ محمدیت یا تو دوست ہو کر رہیگی یا عدو ہو کر۔ آئندہ دس برس تک مسلمانون کے لئے کچھہ نہ کرنا گویا اُن سے مخالفت کا ٹھان لینا ہی۔ وہ کسی حالت مین بے پروائی اور بیخبری کی قبول کی قابلیت نہین ہی اور وہ ایسی نازک محل کے قریب ہوتی جاتی ہین کہ جہان کم سے کم اونکو دو باتون مین نہایت قوی اور مستحکم پولیٹیکل حمایت کی ضرورت واقع ہوگی۔ خلافت کو دنیوی سلطنت کی کسی نہ کسی پیرایہ مین خواہ مخواہ قایم رہنے دینا پڑیگا گو وہ سلطنت بطور شہنشاہی کے نہو۔ اور اگر اس باب مین اور حج مکہ کو آزادی کے ساتھہ پہونچنے مین اونکی حفاظت و حمایت مین کچھہ بھی کمی ہوئی تو پھر یہہ دعوی کرنا فضول اور بے سود ہوگا کہ ہم اونکے اغراض اور تعلقات کی حمایت کرتے ہین یا آنکہ اُنکے ساتھہ اپنے فرایض سلطانی کا کوئی حصہ ادا کرتے ہین۔ یہہ دلیل نہین قایم ہو سکتی کہ اگر ہم مسلمانونکے ساتھہ پولٹیکل جسٹس (انصاف و معدلت) کرینگے تو ہندوستان کی قاعدہ مساوات مذہبی مین کچھہ خلل پڑیگا۔ پس بعد زوال شہنشاہی عثمانیہ کے (جب کبھی اوسکا وقوع ہو) انگلستان کا طریق عمل اسلام کی نسبت صاف کھلا ہوا اور معین نظر آتا ہی۔ خلافت کو جو اگرچہ پھر شہنشاہی نہ رہیگی لیکن تاہم ایک خود مختار سلطنت ہوگی۔ برٹش سایہ حمایت مین لے لینا ضرور ہوگا اور اُسکے پولیٹیکل قیام و وجود کی علانیہ ذمہ واری کر لینی ہوگی کہ آئندہ پھر یورپ کا کوئی حملہ اسمین خلل اندازی نہ کرے اور صفحہ ۲۰۵ مین لکھا ہی۔ حج کا انتظام بلاشبہہ ہمارے فرایض کا ایک فوری اور ضروری حصہ ہے اور دنیای اسلامیہ مین ہمارے دباؤ اور رسوخ قایم رکھنے کے لئے ایک مقدم شرط ہی۔ ہماری سخت غلطی ہے اگر ہم اسمین غفلت کرین باب اول مین جو مینے نقشہ مندرج کیا ہی اوس سے معلوم ہوا ہوگا

* اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۷ مین جو اس عبارات کا نمبر صفحہ ۲۴۹ اور اس سے پہلی عبارت کا نمبر صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۲ لکھا گیا ہی وہ غلط لکھا گیا صحیح سب مین بجای ۲۰۰ کے ۱۰۰ ہے - ۱۲

کہ اب قریب قریب تمام حج عرب کو بذریعہ سفر بحری ہوتا ہی اور سب سے بڑا حصہ کسی قوم کی حاجیونکا
جو عرب کو جاتا ہے برٹش ممالکات سے آتا ہی - اور بصفحہ نمبر ۱۵۵ لکہا ہے کہ بابت حج ایک نہایت ممتاز اور
اور خیرخواہ مسلمان ہندوستان کی رائے کو نقل کرتا ہون جو حال مین اپنے ہم مذہبون کی دلدادی
کو گورنمنٹ ہند اس باب مین اپنے درباب حج اور دیگر امور مین اُنکی حمایت کرے پیش اور ان پر
بحث کر رہا تہا - اسلام مین مجددی اتفاق پیدا کرنے کی جو تدبیرین سلطان عبد الحمید
کر رہے ہین اور جو بقول اُس مسلمان کی ہندوستان مین ہنوز زیادہ کارگر نہین ہوئین - اُن تدبیرون
کے تذکرہ مین وہ کہتا ہے کہ "لیکن مین یہہ بہی کہونگا کہ اس قسم کی خیالات کی پہیلانی مین یا اسلام
مین اتحاد کی خواہش کو جوش اور اُبہار دلانی مین سب سے بڑا اور نہایت قوی وسیلہ یہہ ہے
کہ حاجیان مکہ کو رسالہ تقسیم کئے جائین - سالانہ حج مکہ زیادہ مذہبی آدمیون کو ہندوستان کے
ہر حصہ سے کہینچ لاتا ہے اور جب حاجی لوگ سفر حج سے معاودت کرتے ہین تو اُنکے ساتہہ ایک خاص
عزت اور ادب کا برتاؤ ہوتا ہے۴ کہ اُن نئی خبرون اور مسایل کو پوچہین اور دریافت کرین کہ
جو اُن مقدس شہرون مین ظاہر اور شایع ہوئی ہین - پس اُن اشتہار دینے والون کے لئے
سب سے زیادہ موثر طریقہ یہی ہے کہ حاجیون کو اپنے قابو مین لاوین - مین اُسکو موثر طریقہ کہتا ہون
کیونکہ حاجی لوگ جو کہتے ہین اُسکا اثر مفصل کے دور ترین مواضع تک پہونچ جاتا ہے" بعد ازان
یہہ لایق شخص اس تدبیر کو قطع کر دینے والی تدبیر بتاتا ہے اور اس بات پر زور دیتا ہے کہ "گورنمنٹ
حاجیون کو جدہ پہونچانے کا کام اپنی سپردگی مین لے - اور ایک ہندوستانی شخص کو ایجنٹ
مقرر کرے کہ حاجی لوگ جب تک اُس مقدس سرزمین مین رہین انکی اغراض اور معاملات کی
نگرانی کرتا رہے" بالآخر وہ یہہ کہتا ہے کہ "اگر یہہ انتظام جو مینے پیش کیا ہے عمل مین لایا جاے
تو اس سے انگلش گورنمنٹ تمام ہندوستان کے مسلمانون کی صرف خوشدلی اور رضامندی ہی
نہ حاصل کریگی بلکہ حاجیون کے دل مین یہہ عمدہ خیال بہی گذرینگے کہ ہمپر ایک ایسی سلطنت
کی رفاقت واجب ہے اور ایک ایسی سلطنت سے حمایت پانے کا ہم دعوی
کر سکتے ہین جو علاوہ اوس سلطنت کے ہے جسکی ماتحت اہل عرب ہین
(یعنے ترکی) - یہہ امداد اگر گورنمنٹ کی جانب سے کی جاے تو اُن

۴ اور اونکے دوست اور ہمسایہ اونسے ملنے کو آتے ہین اور اُن لوگون کے لئے یہہ امر طبعی ہوتا ہے

‡ تکلیفات کے مقابلہ مین جو حاجیون کو مکہ مین اور سفر مدینہ مین بوجہ بدانتظامی کے ہوتی ہین۔ دلون پر اسکا نہایت اثر پڑیگا۔ علاوہ برین عملی طور پر یہہ مدد جو گورنمنٹ کیطرف سے کیجایگی نہایت موثر طریقہ سے اوس اثر کو رد کریگی جو واعظ لوگ حاجیون پر اس غرض سے قایم کرین کہ ہندوستان مین انگریزی عملداری کی برخلاف اون مین ایک ابہار پیدا کرین۔ میری دانست مین اگر گورنمنٹ ہند کسی ایسے انتظام کی صرف خواہش کرے تو وہ اپنا فایدہ آپ دکھا دیگا۔ مجھکو قطعی طور پر یقین ہے کہ ایسے انتظام سے حکومت برطانیہ یعنی انگریزی عملداری کی نسبت مسلمانون کے پولیٹکل خیالات پر اندازہ سے کہین زیادہ عمدہ اثر پڑیگا"۔ پس امید ہے کہ انگلستان محض اپنے ہی اغراض اور تعلقات پر نظر کرکے آیندہ صدی مین ہی یا اسیطرح کا طریق عمل اختیار کرے اور اسکی ابتدا اسی صدی سے کردے۔ انگلستان بالضرور تسلیم کریگا کہ اسکے ایشیائی تعلقات اور اغراض یہہ ہین کہ ہندوستان اسلامیہ مین امن اور اطمینان

---

‡ ان تکالیف کی تفصیل مولف نے اپنی کتاب (فیوچر آف اسلام) کے پہلے فصل مین کی ہے اسکا ایک پارہ کلام اس مقام مین نقل کیا جاتا ہے۔ صفحہ ۲۴ کتاب مولف نے کہا ہے۔

"زایر کو یقینا مسلسل خطرات اور پریشانیون کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اوسکو خواہ مخواہ وہ مسلمان سلطنت کی بدنظمی کا نتیجہ تسلیم کرنا ہی ہوتا ہے کہ اوسنے مقدس ساحل پر قدم رکہا مصایب نے اوسکو گہیر لیا افسران ترک اوسکو مونڈ لیتے ہین متعصبانہ مذہبی سوال اوسکو دیوانہ بنا دیتے ہین اور کبہی کبہی کہلا قزاق لوگ اوسکو لوٹ لیتے ہین مذہبی حکومت مقامی اوسکی کچہہ فریاد رسی نہین کرسکتی اور نہ کبہی محافظان امن جنہون نے اپنی دانست مین اپنے تئین حاکم بنا رکہا ہے۔ صرف محصولون کے ادا کرنیکا تقاضا کرنے مین مرد ہین۔ ہر قدم پر وہ بیچارہ لوٹا جاتا ہے اوسکو دہوکہ دیا جاتا ہے اور اوسکے ساتھ بدسلوکی ہوتی ہے بجاے ایک ایماندار عابد کے۔ حجازی مجاوران درگاہ اوسکو زیادہ تر ایک چالاک دنیادار نظر آتے ہین اور بالآخر وہ شخص سفر کعبہ سے زیادہ غمگین ہوکر اور بقول اہل یورپ زیادہ عقلمند ہوکر پہرتا ہے۔ مین یہہ نہین کہتا کہ ہم لوگون کے یہہ اقوال صحیح نہین لیکن اونکا اصل اسی اصول پر ہے اور وہ اس کی کامیابی پر نازان ہین۔ ہم لوگون نے ہندوستان مین نہایت بے پرواہی سے ان تمام باتون کو اتفاقات پر چہوڑ دیا ہے"۔

اوسمین خوشدلی اور رضامندی رہی اور ہر جگہ اسلام کی زیادہ تر اشاعت ہوگی خیالات کی عمدگی کے ساتھہ افزونی
ہوتی رہی ہین یہہ باتین اوسکو اطمینان کے ساتھہ اور سیادت حاصل ہو سکتی ہین جب وہ اوس حالت کو اختیار
کرے جسکا نشان مسبب الاسباب نے بنا دیا ہی یعنی دنیای اسلامیہ کو ترقی کی راہ مین عمدہ اور بہتر باتون کیطرف
لیجانے مین پیشوا بنجائی یہہ خدمت بڑی جلیل الشان ہی اور اسی لایق ہے کہ انگلستان اسکو قبول
کرلے اور انگلستان کو جو وسایل حاصل ہین وہ اس خدمت کو ادا کرنے کے لئے پورے
طور سے کافی ہین - دنیای اسلامیہ کو اپنی پولٹیکل اور اخلاقی خطرات پر ایسا انبعاث ہوا ہے
کہ کبھی اوسکی تاریخ مین ایسا انبعاث نہین ہوا اور وہ ایک ایسے پیشوا کے لئے عام اس سے کہ وہ
کسی نام اور کسی قوم کا ہو چارون طرف دیکھہ رہی ہین جو اونکا مدد و معاون بنے یہ بات کچھہ شبہہ
نہین رکھتا کہ اگر ایسے وسیع اور عظیم الشان قوت کے منصب ہدایت کو انگلستان چھوڑ دیگا
تو کوئی دوسرا الوالعزم ہمسایہ اوس منصب کا طلبگار ہو جائیگا - ایشیا مین برٹش سلطنت
پر تمام دنیا کو رشک و حسد ہی - اس سلطنت کی رونق اور کامیابی نے اپنے بہت سے دشمن
بنالئے ہین پس یقیناً وہ لوگ اسلام کی تنگ حالی کو اوس سلطنت کے مقابلہ مین اپنے ہاتھہ کا ایک
انجن بنالینگے - جس سلطنت پر مسلمانان ہند اپنی اغراض اور تعلقات کی حمایت واجب سمجھتے ہین
جب وہ سلطنت بیخبری اور بے پروائی کریگی تو یقیناً وہ لوگ اوسکے سخت دشمن ہوجائینگے
اور گو وہ فوراً اس قابل نہ ہون کہ اپنی مخالفت کا اثر دکھادین لیکن یہہ بات تو ہونی ہی ہی کہ پھر ایک
تردد کا وقت آئیگا لیں اوسی کے ساتھہ اونکا موقع بھی آجائیگا - تمام باتون کو عمدہ اور مفید ہی
پہلو پر سوچین تب بھی یہہ ظاہر ہے کہ اگر اسلام دشمن رہا تو یہہ وہم بھی کرنا ہمیشہ کے لئے
ناممکن ہوجائیگا کہ ہم اپنی حکومت مین اور ہندوستان کی خلایق مین میل اور موافقت
پیدا کرینگے - وہ لوگ اپنا حامی اور پیشوا اور جگہ تلاش کرینگے - روس مین ناممکن ہی کہ جرمن بلکہ
بلکہ فرانس مین بھی جسکو ہماری تعلقات مصر پر رشک ہے - ایسے پیشوا نہین جیسے کہ ہم لوگ
اونکی بہتری کے لئی پیشوا بنتے بلکہ وہ خود اپنے مقصدون کی پیروی مین ہماری برائی کی لئے اونکے
پیشوا بنجائینگے - خلافت ایک ایسا ہتھیار ہے - جو ہر ایک ہاتھہ مین جبلی طور پر کام دی سکتا ہی
یعنی روس کے لئے بغداد مین - فرانس کیلئے دمشق مین یا ہالنڈ کے لئی جسکو ایک دن جرمنی کے لئے